اس جواب پر مجھے تو اطمینان نہیں ہوا۔ مشکوٰۃ (باب الخاتم، صفحہ ۳۷۸) حضرت بریدہؓ سے مروی ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل علیہ خاتم من شَبَہٍ مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی اری علیک حلیۃ اھل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیئ اتخذہ قال: من ورق (رواہ الترمذی وابوداؤد)

مؤطا امام محمد صفحہ ۱۷۰ پر حضرت ابن عمرؓ کی روایت کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے یہ نوٹ بھی قابل توجہ ہے۔

قال محمد وبھذا ناخذ لا ینبغی للرجل ان یتختم بذھب ولا حدید ولا صفر ولا یتختم الا بالفضۃ۔

میرا خیال یہ ہے حدیث کی رُو سے قطعی حرمت تو سونے کی انگوٹھی کے لیے ہے، تاہم لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی انگوٹھی ناجائز اور مکروہ ضرور ہے۔ مردوں کے لیے صرف چاندی کی انگوٹھی کی اجازت ہے، جیسا کہ امام محمد کی رائے ہے۔

جواب: اس امر میں فقہاء و محدثین کا کامل اتفاق ہے کہ چاندی کی انگوٹھی مرد اور عورت کیلئے اور سونے کی انگوٹھی صرف عورت کے لیے جائز ہے۔ لوہے اور دوسری دھاتوں کا معاملہ مختلف فیہ ہے۔ لیکن صحیح تر مسلک یہ ہے کہ مرد کے لیے حُرمت صرف سونے کے زیور کی ہے اور جہاں تک لوہے کی انگوٹھی کا تعلق ہے اس کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔ آپ نے ترمذی اور ابوداؤد کی جو حدیث نقل کی ہے، اس میں اگرچہ لوہے کی انگوٹھی کو دوزخیوں کا زیور کہا گیا ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ بخاری اور مسلم میں صحیح احادیث موجود ہیں جن میں ایک صحابی کا ذکر ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی خواہش ظاہر کی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کی فراہمی کی ہدایت اس طرح کے الفاظ میں فرمائی تھی کہ تم مہر کا انتظام کرو خواہ وہ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق میں الفاظ یہ ہیں: انظر ولو خاتما من الحدید۔

امام بخاری بھی کتاب النکاح کے متعدد ابواب میں اس حدیث کو لائے ہیں۔ مؤطا امام مالک کتاب النکاح، باب یصلح جبراً ما یصلح تمنا میں بھی یہ حدیث مروی ہے۔ وہاں فالتمس ولو خاتماً من حدید کے الفاظ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ لوہے کی انگوٹھی کے جواز پر دلالت کرنے والی احادیث مستند ہیں، اور ان کے بالمقابل دوسری روایات بہت کمزور ہیں۔ ترمذی کی روایت کو امام ترمذی نے غریب لکھا ہے۔ اس کے ایک راوی عبداللہ بن مسلم مروزی پر محدثین نے جرح کی ہے۔ امام خطابی نے معالم السنن، شرح ابی داؤد میں اس حدیث کی تشریح میں اس راوی کے متعلق ابو حاتم رازی کا یہ قول نقل کیا ہے: یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ (اس راوی کی حدیث لکھی جاسکتی ہے مگر قابلِ حجت نہیں)۔ لوہے کی انگوٹھی سے متعلق صحیحین کی مذکورہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام نووی تحریر فرماتے ہیں: وفی ھذا الحدیث جواز اتخاذ خاتم الحدید وفیہ خلاف للسلف ولاصحابنا فی کراھتہ وجھان، اصحھما لایکرہ، لان الحدیث فی النھی عنہ ضعیف وقد اوضحت المسئلۃ فی شرح المھذب (اس حدیث کی رُو سے لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے اور اس معاملے میں سلف میں اختلاف ہے۔ اس کی کراہت کے بارے میں اصحاب الحدیث کی دو رائیں ہیں جن میں زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ اس کی نہی سے متعلق حدیث ضعیف ہے اور میں نے اس مسئلے کو شرح مہذب میں واضح کر دیا ہے)۔

مؤطا امام محمدؒ کی جس حدیث کا حوالہ آپ نے دیا ہے، اس کا مضمون ایسا نہیں ہے جس سے مرد کے لیے چاندی کے ماسوا ہر دھات کی ممانعت ثابت ہوتی ہو۔ اس میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضورؐ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور صحابہ کرام نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ زیادہ قرین قیاس امر یہی ہے کہ صحابۂ کرام نے جو انگوٹھیاں اتاری تھیں وہ بھی سونے کی ہوں گی۔ اس کی تائید و توضیح دوسری احادیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابن عمرؓ ہی سے مروی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضورؐ نے سونے کی انگوٹھی کچھ عرصہ تک پہنی تھی، جسے دیکھ کر صحابۂ کرام نے بھی سنہری انگوٹھیاں

(باقی ص ۲۰۰ پر)